38867-جہالت کی بنا پر حالت حیض میں روزے رکھ لیے اسے کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں نے مکمل رمضان کے روزے رکھے اورمجھے یہ علم نہیں تھا کہ ماہواری کی حالت میں روزے نہیں رکھے جاتے ، اور نہ ہی یہ علم تھا کہ بعد میں ان کی قضاء واجب ہے ، میں ان ایام کی قضاء کرنا چاہتی ہوں اورہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا چاہتی ہوں ، لیکن مجھے مساکین کی تحدید کے بارہ میں علم نہیں تا کہ میں انہیں کھانا کھلا سکوں ۔
توکیا کسی کو بھی یہ کھانا دینا جائز ہے مثلا یتیم وغیرہ کو ، اور مصری کرنسی کے مطابق ہر دن کا کفارہ کتنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر روزے واجب نہیں ہیں اوراگر وہ رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، اورماہواری کی بنا پر رمضان المبارک کے چھوڑے ہوئے روزوں کی اس پر قضاء کرنی واجب ہے ، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (33594) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ ان ایام کی قضاء کریں اوراس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے اپنی اس کوتاہی اورلاعلمی سے توبہ بھی کریں جس نے آپ کو اس حرام فعل کے ارتکاب تک پہنچایا ۔

جب آپ ان روزوں کی قضاء اسی سال میں دوسرا رمضان آنے سے پہلے پہلے ادا کریں تو پھر آپ پر کفارہ نہیں بلکہ صرف قضاء ہے ۔

لیکن اگر آپ نے ان کی قضاء بغیر کسی عذر کے مؤخر کردی حتی کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہوگیا تو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا یا نہیں ؟

سوال نمبر (26865) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ کھانا کھلانا واجب نہیں ہے ، آپ تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ کریں ۔

اوراگر آپ احتیاط کرنا چاہتی ہیں توپھر بہتر ہے کہ قضاء کے ساتھ کھانا بھی کھلا دیں ۔

کفارہ یا کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ آپ یوم کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں جوکہ مقامی غذا کا نصف صاع بنتی ہے مثلا اگر کوئی چاول کھاتا ہے تو وہ نصف صاع چاول اور کھجور کھانے والا نصف صاع کھجور مسکین کو ادا کرے گا ، شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے نصف صاع کا وزن تقریبا ڈیڑھ کلو چاول نکالا ہے ۔

دیکھیں فتاوی رمضان صفحہ نمبر (545)

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ روزوں میں فدیہ کی قیمت ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوتا ، اس لیے آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ اس کے بدلے میں پیسے ادا کریں بلکہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ مساکین کے لیے کھانا دینا ہوگا ۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جوکہ بوڑھا ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تھا تو کمیٹی کا جواب تھا :

جب تک آپ روزہ رکھنے سے عاجز ہیں آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ، اوراس کے بدلہ میں آپ ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ، اوریہ بھی جائز ہے کہ آپ سب دنوں کا اکٹھا بھی کھلا سکتے ہیں ، اوریہ بھی جائز ہے کہ آپ مختلف مساکین کو بھی دے سکتے ہیں ۔

اس لیے کہ فرمان باری تعالی ہے :

{اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا} الحج (78)

لیکن کھانے کے بدلے میں پیسے ادا کرنے کافی نہیں ہیں ۔ اھ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (163/10) ۔

آپ کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ آپ کسی خیراتی تنظیم یا پھر کسی معروف اور ثقہ امام مسجد کو رقم ادا کریں جو آپ کی طرف سے کھانا خرید کر مساکین پر تقسیم کرے ، اور آج کل تو مساکین بہت زیادہ ہیں ۔

آپ یہ بھی کر سکتی ہیں کہ جتنے روزے آپ کے ذمہ ہیں اس کے حساب سے کھانا تیار کر کے مساکین کو کھلا دیں ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئی بوڑھا روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے تو اسے وہ کھانا کھلائے ، انس رضی اللہ تعالی عنہ بھی بوڑھے ہونے کے بعد جب ان میں روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں تھی تو انہوں نے ایک یا دو برس ہر مسکین ہر دن گوشت اور روٹی کھلائی تھی اور خود روزہ نہیں رکھا تھا ۔ اھ

اور یہ کفارہ یتیموں کو بھی دیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ فقراء میں شامل ہوتے ہوں ، کیونکہ ہر یتیم فقیر اور مسکین نہیں ہوتا ۔

واللہ اعلم.